جمعہ 18 اپریل 2003ء

احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 213029
C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعہ 18 اپریل 2003ء 15 صفر 1424 ہجری-18 شہادت 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 85

حصول صحت کی دعا

حضرت ابوالدرداءؓ کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا' تم میں سے کوئی شخص بیمار ہو یا اس کا بھائی اپنی بیماری بیان کرے تو وہ یہ دعا کرے۔

اے ہمارے رب اے اللہ جس کے نام کی پاکیزگی آسمان میں ہے اور زمین و آسمان میں تیرا حکم اسی طرح چلتا ہے جس طرح آسمان میں تیری رحمت ہے پس تو زمین پر اپنی رحمت اتار۔ اور ہمارے گناہ اور خطائیں معاف کر' تو پاکوں کا رب ہے پس اس تکلیف پر اپنی رحمت میں سے رحمت اور شفائے خاص سے شفا نازل کر۔

(سنن ابی داؤد کتاب الطب باب کیف الرقی حدیث نمبر 3394)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

دعاؤں میں جو روبخدا ہو کر توجہ کی جاوے تو پھر ان میں خارق عادت اثر ہوتا ہے۔ لیکن یہ یاد رکھنا چاہئے کہ دعاؤں میں قبولیت خدا تعالیٰ ہی کی طرف سے آتی ہے اور دعاؤں کے لئے بھی ایک وقت جیسے صبح کا ایک خاص وقت ہے۔ اس وقت میں خصوصیت ہے۔ دوسرے اوقات میں نہیں۔ اس طرح پر دعا کے لئے بھی بعض اوقات ہوتے ہیں جبکہ ان میں قبولیت اور اثر پیدا ہوتا ہے۔ (ملفوظات جلد چہارم ص 309)

دعا کا ٹھیک محل نماز ہے جس میں وہ راحت اور سرور مومن کو ملتا ہے جس کے مقابل ایک عیاش کا کامل درجہ کا سرور جو اسے کسی بدمعاشی میں میسر آ سکتا ہے ہیچ ہے۔ بڑی بات جو دعا سے حاصل ہوتی ہے وہ قرب الٰہی ہے۔ دعا کے ذریعہ ہی انسان خدا تعالیٰ کے نزدیک ہو جاتا اور اسے اپنی طرف کھینچتا ہے۔ جب مومن کی دعا میں پورا اخلاص اور انقطاع پیدا ہو جاتا ہے تو خدا کو بھی اس پر رحم آ جاتا ہے۔ (ملفوظات جلد چہارم ص 45)

دعا ایسی شئے ہے کہ جن امراض کو اطباء اور ڈاکٹر لاعلاج کہہ دیتے ہیں ان کا علاج بھی دعا کے ذریعہ ہو سکتا ہے۔ (ملفوظات جلد چہارم ص 265)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے بارہ میں اطلاع

ربوہ: 17۔ اپریل۔ محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی تحریر کرتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع ہے کہ گزشتہ دنوں فلو اور گلے کی خرابی کی شکایت رہی اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے کافی حد تک افاقہ ہے۔ تاہم اس کی وجہ سے کچھ کمزوری رہتی ہے۔

احباب جماعت حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کیلئے دردِ دل کے ساتھ دعاؤں کا سلسلہ جاری رکھیں۔ مولا کریم محض اپنے فضل سے ہمارے پیارے امام کو صحت وسلامتی والی لمبی اور فعال زندگی عطا فرمائے اور آپ کا سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

قرب الٰہی پانے کا ذریعہ

بیوت الحمد منصوبہ

قرآن کریم اور احادیث میں بیواؤں' غرباء اور بے سہارا لوگوں کی ضروریات زندگی کو پورا کرنے اور بہتر سہولتیں مہیا کرنے کو خدا تعالیٰ کے پیار حاصل کرنے کا ذریعہ قرار دیا ہے۔ بیوت الحمد منصوبہ اس عظیم مقصد کے پانے کا بہترین زینہ ہے۔ اس منصوبہ کے تحت بیوگان اور مستحقین کو حسب ضرورت رہائش کی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔ ہر قسم کی سہولیات سے آراستہ بیوت الحمد کالونی میں 87 مستحق خاندان اس منصوبہ کی برکات سے فیض یاب ہو رہے ہیں اس کالونی میں ابھی آٹھ کوارٹرز زیر تعمیر ہیں۔ اسی طرح تقریباً پانچ صد احباب کو ان کے اپنے اپنے گھروں میں حسب ضرورت جزوی توسیع کیلئے لاکھوں روپے کی امداد دی جا چکی ہے اور امداد کا یہ سلسلہ جاری ہے۔ احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ ضرورت مندوں کا حلقہ وسیع ہونے کے باعث اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں۔ ایک مکان کے پورے اخراجات تخمیناً 5 لاکھ روپے سے لے کر حسب استطاعت آپ جو بھی مالی قربانی پیش فرمائیں مقامی جماعت کے نظام کے تحت یا براہ راست مد بیوت الحمد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ارسال فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(صدر بیوت الحمد منصوبہ)

عطایا برائے گندم

☆ ہر سال مستحقین میں گندم بطور امداد تقسیم کی جاتی ہے۔ اس کار خیر میں ہر سال بڑی تعداد میں مخلصین جماعت حصہ لیتے ہیں۔ لہٰذا ہمدرد مخلصین جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں اور برکتوں سے نوازا ہے۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کار خیر میں فراخ دلی سے حصہ لیں۔ جملہ نقد عطایا بمد گندم کھاتہ نمبر 4550/3-135 معرفت افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ارسال فرمائیں۔

(صدر کمیٹی امداد مستحقین جلسہ سالانہ۔ ربوہ)

تاریخ احمدیت
منزل بہ منزل

مرتبہ: ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

1981ء (5)

تاریخ	مہینہ	واقعہ
23 تا 25	اکتوبر	خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا 37واں سالانہ اجتماع 25 اکتوبر کو حضور نے تحریک فرمائی کہ خدام اور لجنات ہر تحصیل کی سطح پر جسمانی ورزش کے لئے کلب قائم کریں۔
26	اکتوبر	احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کے دوسرے سالانہ کنونشن سے حضور کا خطاب۔
30 اکتوبر تا کیم	نومبر	انصار اللہ مرکزیہ کا 24 واں سالانہ اجتماع 8 غیر ممالک سے نمائندگی ہوئی حضور نے اختتامی خطاب میں ذیلی تنظیموں میں یک جہتی پیدا کرنے کے لئے مجلس توازن کے قیام کا اعلان کیا۔
31 اکتوبر و کیم	نومبر	کلکتہ بھارت میں صوبائی کانفرنس۔
	اکتوبر	کیلگری میں جماعت نے 140 ایکڑ زمین خرید لی۔ کیم نومبر سے قبضہ ملا۔
	اکتوبر	قادیان سے رسالہ ''فاتح'' کا نمونہ کا پرچہ شائع ہوا۔ جو بعد میں مشکوٰۃ کے نام سے شائع ہونے لگا۔
7	نومبر	لجنہ ماریشس کا سالانہ اجتماع۔
8,7	نومبر	لجنہ نائیجیریا کا چھٹا سالانہ اجتماع۔
8,7	نومبر	مجلس انصار اللہ انڈونیشیا کا پہلا سالانہ اجتماع۔
10 تا 12	نومبر	انڈونیشیا کا 29واں جلسہ سالانہ۔
11	نومبر	نصیر پور خورد تحت ہزارہ میں بیت الذکر کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔
13	نومبر	حضور کے ارشاد پر انڈونیشین کھیل 'گالاہ آسن'' کا ربوہ میں انڈونیشین طلبہ نے مظاہرہ کیا۔
15	نومبر	برطانیہ میں یوم دعوت الی اللہ۔ 30 ہزار پمفلٹ تقسیم کئے گئے۔
22	نومبر	ٹرینیڈاڈ میں سری نام، گیانا اور ٹرینیڈاڈ کا چھٹا جلسہ سالانہ کل حاضری 2 صد تھی۔
22	نومبر	واشنگٹن میں یوم بانیان مذاہب کا جلسہ ہوا۔
22	نومبر	لائبیریا میں مشن ہاؤس کی نئی عمارت کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔
27	نومبر	حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی تشویشناک بیماری کا آغاز۔ گردوں نے کام چھوڑ دیا۔
28	نومبر	مائل 91 سیرالیون میں چوتھے احمدیہ ہسپتال کا افتتاح۔
30	نومبر	ارمو نائیجیریا میں بیت الذکر کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔
	نومبر	نائیجیریا سے یوروبا زبان میں قرآن کریم کے ترجمہ کا تیسرا ایڈیشن شائع ہوا۔
	نومبر	امریکہ کے مربی عطاء اللہ کلیم صاحب نے ٹیلی ویژن پر Live سوالوں کے جواب دیئے۔
3	دسمبر	حضور کی حرم محترم حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ کا انتقال۔
6,5	دسمبر	ماریشس کا جلسہ سالانہ۔ 2 ہزار احباب کی شرکت۔
11	دسمبر	قطب شمالی کے قریب ترین علاقے میں اسکیموز کو قرآن کریم کا تحفہ دیا گیا۔

رپورٹ: فضل اللہ طارق صاحب، مربی سلسلہ

جزائر فجی کا 33واں جلسہ سالانہ

وزیر اعظم سمیت کئی وزراء اور اہم شخصیات کی شرکت

جماعت احمدیہ جزائر فجی کا 33واں جلسہ سالانہ، 10 / اور 11 جنوری 2003ء بروز جمعۃ المبارک اور ہفتہ کو بیت الفضل عمر ساما بولا، صوا میں بخیر و خوبی منعقد ہوا۔ جلسہ سالانہ کے لئے مکرم طاہر حسن منشی صاحب افسر جلسہ سالانہ کی سرکردگی میں انتظامات تکمیل کو پہنچے۔ تمام مربیان نے جماعت کا دورہ کیا اور تمام احباب کو جلسہ سالانہ کی اہمیت و برکات بتاتے ہوئے شرکت کی طرف توجہ دلائی۔

10 / جنوری 2003ء بروز جمعۃ المبارک پہلے دن کے افتتاحی اجلاس میں وزیر اعظم فجی .Hon Laisenia Qarase نے شرکت کی۔ آپ کی آمد پر مکرم امیر صاحب نے نیشنل مجلس عاملہ کے ساتھ آپ کا استقبال کیا۔ سب سے پہلے وزیر اعظم صاحب نے جزائر فجی کا جھنڈا اور مکرم امیر صاحب نے لوائے احمدیت لہرایا۔

پہلے اجلاس کی کارروائی تلاوت کلام پاک سے شروع ہوئی بعد میں مکرم نعیم احمد محمود چیمہ صاحب امیر و مشنری انچارج جماعت احمدیہ فجی نے جناب عزت مآب وزیر اعظم اور دیگر سرکردہ مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور افتتاحی خطاب میں دین کا مختصر تعارف پیش کیا اور جلسہ سالانہ کی تاریخ اور اغراض و مقاصد بیان کئے۔ اس کے بعد نائب امیر مکرم طاہر حسین منشی صاحب نے تقریر کی۔ پھر مختلف مہمانوں نے جماعت کی رفاہی خدمات پر خراج تحسین پیش کیا۔ مہمان خصوصی عزت مآب وزیر اعظم نے اپنے خطاب میں احمدیہ جماعت کی اخلاقی دینی اور رفاہی کاموں کی تعریف کی اور تعلیمی و طبی میدانوں میں جماعتی خدمات کو سراہا۔ اور جماعت کے ماٹو Love for all Hatred for none کو بہت پسند کیا۔ آخر پر سب شرکاء کو دوپہر کا کھانا پیش کیا گیا۔

نماز جمعہ و عصر کے بعد تین جگہ علیحدہ علیحدہ جلسہ کا پروگرام شروع ہوا۔ ایک مرکزی جلسہ گاہ، دوسرا لجنہ ہال اور تیسرا مقامی فیجئین کے لئے لائبریری ہال میں۔

مرکزی جلسہ گاہ میں مکرم حارث خان صاحب صدر جماعت ماروکی کی زیر صدارت کارروائی شروع ہوئی۔ جس میں چار نظمیں اور پانچ تقاریر ہوئیں۔ اسی طرح لجنہ اماء اللہ کے جلسہ میں فجی کی وزیر تعلیم محترمہ Teimumu Kepa مہمان خصوصی تھیں۔ آپ نے تقریر میں کہا کہ لجنہ کے متعلق جو معلومات مجھے دی گئی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ آپ کے دوسرے خلیفہ نے کس طرح شروع سے ہی عورتوں کی تعلیم و تربیت کی طرف توجہ دی اور گہری نظر سے عورتوں کی تنظیم کو مضبوط کیا۔ محترمہ وزیر تعلیم صاحبہ کی خدمت میں ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' تحفۃً پیش کی گئی۔

فیجئین مہمانوں کے لئے الگ پروگرام رکھا گیا جس میں مقامی مربیان نے فیجئین زبان میں تقاریر کیں۔ اس موقعہ پر 170 فیجئین مہمان شامل ہوئے۔

مغرب و عشاء کی نمازوں کے بعد مجلس سوال و جواب منعقد کی گئی جس میں مکرم نعیم احمد اقبال صاحب مربی سلسلہ اور خاکسار نے سوالات کے جوابات دیئے۔

جلسہ سالانہ کے دوسرے دن کا آغاز حسب روایات سلسلہ باجماعت نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد درس قرآن دیا گیا۔ صبح کا پہلا اجلاس صبح آٹھ بجے مکرم حامد حسین صاحب صدر جماعت احمدیہ نصروانگا کی صدارت میں شروع ہوا۔ اور مختلف موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔ صبح دس بجے اختتامی اجلاس مکرم امیر صاحب کی صدارت میں تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا۔ لجنہ بھی اس اجلاس میں شامل ہوئیں۔ اس اجلاس میں تین تقاریر ہوئیں۔ آخر میں مکرم نعیم احمد محمود چیمہ صاحب امیر جماعت فجی نے اپنے خطاب میں تعلق باللہ کے ذرائع کے موضوع پر نصائح کیں۔ اور اختتامی دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ بابرکت جلسہ اپنے اختتام کو پہنچا۔

امسال 340 احباب جماعت (مرد و زن) شامل ہوئے۔ 330 مہمان بھی شامل ہوئے جن میں ملک کے وزیر اعظم، وزیر خارجہ، وزیر تعلیم، وزیر محنت، چین، ملائشیا، فرانس اور آسٹریلیا کے سفراء۔ ریڈ کراس کی چیئرمین۔ ہیومن رائٹس کی چیئرمین۔ انٹرفیتھ کے نمائندے اور مختلف مذہبی تنظیموں کے نمائندے شامل ہوئے۔

امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے ملکی اخبارات اور ریڈیو ٹیلی ویژن اور وزارت اطلاعات و نشریات نے، جلسہ کو اچھی کوریج دی۔ مقامی ٹی وی پر نشر ہونے والے پندرہ روزہ ہندی پروگرام نے جلسہ کے دستاویزی پروگرام پیش کئے۔ ملک کے تین بڑے اخبارات فجی ٹائمز، ڈیلی پوسٹ اور سن فجی نے جلسہ سالانہ میں وزیر اعظم کی شمولیت اور جلسہ کی تصاویر، جماعت کی تعلیمات اور جماعتی خدمات کا اچھے رنگ میں ذکر کیا۔ جلسہ سالانہ اور جماعت کی امن کی کوششوں کو سراہتے ہوئے ڈیلی پوسٹ کے نمائندہ نے مکرم امیر صاحب کا خصوصی انٹرویو کیا جو 17 / جنوری 2003ء کے اخبار میں شائع ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہماری مساعی میں برکت دے اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

(الفضل انٹرنیشنل 28 مارچ 2003ء)

پبلشر آغا سیف اللہ' پرنٹر قاضی منیر احمد) مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

ہدایت کے لئے رفقاء مسیح موعود کی دعائیں اور ان کی قبولیت

مرتبہ: عطاء الوحید باجوہ صاحب

حضرت سید سیف اللہ شاہ صاحب

حضرت سید سیف اللہ شاہ صاحب اپنے قبول احمدیت کا واقعہ کچھ اس طرح تحریر فرماتے ہیں: چونکہ یہاں پیری مریدی کا رواج زوروں پر تھا۔ اس لئے بچپن سے ہی میری یہ آرزو تھی کہ مجھے کوئی ایسا کامل پیر ملے جو سب سے اعلیٰ پایہ کا ہو جس کے ذریعہ میں ہدایت پاؤں۔ بلکہ اس آرزو کے پورا ہونے کے لئے میں بکثرت دعائیں بھی کیا کرتا تھا۔ غالباً 15-13 سال کی عمر تھی۔ کہ خواب میں اپنے آپ کو موضع یاڑی پورہ میں پایا۔ (اس وقت تک میں یاڑی پورہ سے ناآشنا تھا۔) دیکھا کہ ہزاروں لوگ جمع ہیں اور جس جگہ احمدیوں کی (بیت الذکر) ہے اس جگہ ایک ٹیلا جو قریباً چھ سات گز اونچا تھا نظر آیا اور اس پر ایک صاحب بیٹھے ہیں لوگ اس ٹیلے کے نیچے سے ان کی زیارت اور آداب کرکے گزرتے تھے۔ میں نے کمال مسرت سے بے تحاشا ٹیلے پر چڑھ کر اور ان کے سامنے کھڑے ہوکر السلام علیکم عرض کیا اور حضور نے وعلیکم السلام فرمایا۔ اور پھر میں نزدیک ہوکر ان کے سامنے بیٹھ گیا۔ تو یک لخت میرے دل میں وہی ہمیشہ کی آرزو یاد آگئی۔ تو میں نے دل میں کہا کہ اب ان سے بڑھ کر مجھے اور کس پیر یا رہبر کی ضرورت ہے میں انہی سے بیعت کروں گا۔ تو میں نے عرض کیا کہ یا حضرت! میں بیعت کرنی چاہتا ہوں۔ تو حضور نے فرمایا۔ اچھا ہاتھ نکالو۔ تو میں نے ہاتھ نکالا۔ تو انہوں نے میرے داہنے ہاتھ کو اپنے داہنے دست مبارک میں پکڑا۔ اور فرمایا کہو اللّٰہ ربی۔ تو میں نے اللّٰہ ربی کہا۔ اتنے میں میں بیدار ہوگیا۔ اس کے بعد وہ مقدس صورت ہمیشہ میرے سامنے آجاتی تھی اور رخ منور کا عکس جری لوح دل سے کبھی محو نہ ہوتا تھا۔ گویا میرے دل پر وہ نقشہ جم گیا تھا۔ اس رویا کی تعبیر آگے کھل جائے گی ....

سولہ سالگی میں میری والدہ صاحبہ وفات پاگئیں۔ اور مجھے والد صاحب اپنے ساتھ پنجاب لے گئے۔ وہاں مجھے حضرت مسیح موعود کے متفرق ٹریکٹ ملے۔ اور میں نے بغور ان کا مطالعہ کیا۔ ان کے مطالعہ سے حضرت صاحب کے مسیح موعود ہونے کا مجھے پورا پورا یقین ہوگیا۔ اور والد صاحب بھی مجھے کبھی کبھی حضرت مسیح موعود کی کتابیں دیا کرتے تھے۔

پھر کچھ سال میں یوں ہی احمدی رہا۔ باوجودیکہ ہر سال میں والد صاحب کے ساتھ پنجاب جایا کرتا تھا۔ لیکن بیعت کرنی میسر نہ ہوتی تھی۔ ہاں خط و کتابت کا سلسلہ باقاعدہ جاری تھا۔ کئی بار اپنے والد صاحب کو کہتا تھا کہ مجھے قادیان لے چلو۔ کہ میں بیعت کروں گا۔ لیکن وہ مجھ سے کہہ کر ٹال دیتے تھے۔ کہ ہمارا پیشہ پیری مریدی کا ہے۔ ہمارے لئے بڑی مصیبت ہوگی۔ آگے کبھی لے چلوں گا۔

میری والدہ صاحبہ کی وفات کے بعد میرے والد صاحب نے دوسری شادی کرلی تھی۔ اس لئے گھر میں ناچاقی ہوگئی۔ تو میں سسرال کے ہاں جارہا۔ اب مجھے والد صاحب کی طرف سے کوئی رکاوٹ نہ رہی۔ تو میں نے بیعت کے لئے حضرت مسیح موعود کی خدمت میں خط روانہ کیا .... غالباً یہ سن 1323ھ تھا۔

(رجسٹر روایات نمبر 3 صفحہ 89 تا 91)

حضرت میاں عبدالعزیز صاحب

حضرت میاں عبدالعزیز صاحب فرماتے ہیں: جب 1891ء میں میری تبدیلی حلقہ سیکھوں پر ہوئی ہے اور میاں جمال الدین صاحب و میاں امام الدین صاحب و میاں خیر الدین صاحب سے واقفیت ہوئی تو انہوں نے حضرت مسیح موعود کا دعویٰ مسیحیت کا ذکر کیا تو چونکہ میرے دل میں حضور کی نسبت کوئی بغض اور عداوت نہ تھی میں نے ان کے کہنے کو برا نہ منایا۔ صرف یہ خیال آیا کہ مولوی لوگ کیوں ایسا کہتے ہیں اس کی وجہ بھی یہ تھی کہ خاکسار کے آباء و اجداد اکثر مولوی لوگوں سے بوجہ اپنے دیندار ہونے کے محبت رکھا کرتے تھے اور یہی وجہ خاکسار کی بھی مولویوں سے تھی جب انہوں نے مجھ کو کتاب ازالہ اوہام دیکھنے کو دی تو میں نے کتاب دیکھنے سے پہلے دعا کی خداوندا میں بالکل نادان اور بے علم ہوں تیرے علم میں جو حق ہے اس پر میرے دل کو قائم کردے یہ دعا ایسی جلد قبول ہوئی کہ جب میں نے ازالہ اوہام کو پڑھنا شروع کیا تو اس قدر دل کو اطمینان اور تسلی شروع ہوئی کہ حضور کی صداقت میں کوئی شک و شبہ باقی نہ رہا اور زیادہ سے زیادہ ایمان بڑھتا گیا اور جب پھر میں پہلی بار قادیان میں حضور کی زیارت کو میاں خیر الدین صاحب کے ساتھ آیا اور حضور کی زیارت کی تو میرے دل نے اطمینان اور تسلی (کی) شہادت دی کہ یہ شکل جھوٹ بولنے والی اور فریب والی نظر نہیں آتی چنانچہ اس وقت میں نے میاں خیر الدین صاحب کو کہا کہ اول تو میں نے حضور کی نسبت کوئی لفظ بے ادبی اور گستاخی کا کبھی نہیں کہا اگر خدانخواستہ کبھی ایسا ہوگیا ہو تو میں توبہ کرتا ہوں یہ شکل جھوٹ بولنے والی نہیں۔ مجھے یقین ہے کہ میاں خیر الدین صاحب کو یاد ہوگا اور وہ اس بات کی شہادت دے سکتے ہیں پھر مہر ساون صاحب جو اب مقبرہ بہشتی میں مدفون ہیں وہ سیکھواں کے رہنے والے معزز زمیندار تھے ان کی میرے ساتھ محبت ہوئی اور میرے عقیدہ کے ساتھ ان کو بھی اتفاق ہوگیا۔ اگرچہ وہ پہلے میاں جمال الدین، امام الدین صاحبان سے بوجہ ان کے موحد خیال ہونے کے اختلاف رکھا کرتے تھے پھر ان کا عقیدہ و خیال ہمارے ساتھ ہی ہو گیا اور 1892ء میں خاکسار اور مہر صاحب موصوف نے ایک ہی وقت بیعت کی اور ہنسا کرتے تھے کہ میں اور مہر صاحب جوڑے میں تھے روحانی پیدائش ایک وقت کی ہے پھر سب نے مل کر حضور کی زیارت کے لئے قادیان آتے جاتے رہنا چونکہ میرا پہلا نام بوجہ اس کہ میں اپنے ننہال میں پیدا ہوا تھا اور صاحب علم خاندان نہ تھا میرا مشرکانہ نام رکھ دیا یعنی میراں بخش اس کی تبدیلی کی بہت کوشش کرتے رہتے اور مدت تک تبدیل رہا لیکن پورے طرح نام فرو نہ ہوا پھر جب حضرت مسیح موعود نے نام عبدالعزیز تبدیل کرکے رکھا تو میں نے دعا کی۔ خداوند کریم اب تو تیرے مسیح موعود نے نام تبدیل کیا ہے۔ اس کو مستقل طور پر قائم کردے اور پہلے نام کو ایسا مٹا دے کہ وہ کسی کو یاد ہی نہ رہے چنانچہ دعا قبول ہوئی اور سرکاری کاغذات پٹواری اور عام مشہور یہی نام ہے پہلے نام کو کوئی نہیں جانتا اور اس وقت تک جب تک نام تبدیل نہیں ہوا۔ باوجود جلسوں وغیرہ میں شامل رہنے کے سلسلہ کے کسی کاغذ پر نام نہیں آیا۔

(رجسٹر روایات نمبر 5 صفحہ 69، 70)

حضرت عمر دین حجام صاحب

حضرت عمر دین حجام ولد احمد یار صاحب تحریر فرماتے ہیں: غیر احمدی کہتے تھے کہ تم مرزائی ہو جاؤ گے لیکن جب میں اس جماعت کی طرف آتا تھا تو یہ لوگ قرآن شریف اور نماز وغیرہ پڑھتے تھے۔ مجھے اس کی سمجھ نہ آتی تھی مگر میں نے خداتعالیٰ کے حضور دعا مانگی اے میرے مولا کریم اگر یہ تیری طرف سے ہے تو مجھے اس کا دیدار نصیب ہو۔ تا کہ میں اس کو مان لوں۔ اور پیچھے نہ رہ جاؤں اور اگر یہ نعوذ باللہ سچا نہیں ہے تو تیری اور تیرے رسول کی اور تمام دنیا کی اس پر لعنت ہو کہ کیوں اس نے جھوٹا دعویٰ کیا ہے اور لوگوں کو گمراہ کرتا ہے۔ اسی رات صبح کاذب کے وقت حضرت مسیح موعود ہاتھ میں چھڑی لئے ہوئے کھڑے دیکھ رہے تھے اور میں نے ان کا اچھی طرح دیدار کرلیا اور انہوں نے نیچی نظر کرلی۔ حضور کی ریش مبارک کو مہندی لگی ہوئی ہے۔ دل بہت خوش ہوا آج تک میں نے ایسا انسان نہیں دیکھا آخر معلوم ہوا کہ میں جو رات کو دعا مانگ کر سویا تھا یہ اس کا نتیجہ ہے اور میری دعا قبول فرمائی گئی ہے اس جگہ میں 1900ء میں آیا تھا اور آکر (بیت) اقصیٰ میں بیٹھ کر میں نے دعا کی یا اللہ اگر یہ شخص وہی ہے جو میری خواب والا ہوا کہ جو کہ تو نے مجھ کو خواب میں افریقہ میں دکھایا تھا تو پھر میں اس کی بیعت کرلوں گا اگر وہ نہ نکلا تو میں اس کی بیعت بھی نہیں کروں گا اور نہ نماز اس کے ساتھ پڑھوں گا اور نہ ہی کھانا کھاؤں گا اور فوراً واپس چلا جاؤں گا یہ دعا کر ہی رہا تھا کہ حضرت مسیح موعود اسی (بیت الذکر) میں تشریف لے آئے اور میں نے دیکھ کر کہا کہ یہ تو بالکل وہی شخص ہے جس کو میں نے افریقہ کے ملک میں خواب میں دیکھا تھا۔ حضور کو شناخت کرنے کے بعد ہفتہ کو بیعت کی اور اجازت لے کر تیار ہوگیا تو حضور نے فرمایا کہ کم از کم حق کو شناخت کرنے کے لئے پندرہ دن یہاں ٹھہرو میں نے عرض کہ حضور میرے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو توفیق بخشے تو میں ہمیشہ آپ کی زیارت کے لئے حاضر ہوتا رہوں پھر حضور نے فرمایا کہ اگر بندے پر کوئی ایسا وقت آجاوے کہ یہاں پہنچنے کی طاقت نہ ہو تو پھر خط ضرور لکھتے رہا کریں۔ میرے خطوط کا حضور نے جو جواب دیا وہ میرے پاس خط موجود ہیں۔

(رجسٹر روایات نمبر 5 صفحہ 32، 33)

حضرت ڈاکٹر سید غلام غوث صاحب

حضرت ڈاکٹر غلام غوث صاحب ولد نبی بخش صاحب تحریر فرماتے ہیں: میرے پاس حضرت رفیع الدین مرحوم کا مترجم قرآن شریف تھا لہذا اس کی تلاوت یہ مدنظر رکھ کر شروع کی کہ آیا حضرت عیسیٰ زندہ ہیں یا فوت ہوگئے۔ ایک ہی دور میں میری تسلی ہوگئی۔ پھر خیال آیا کہ کیا خدا مردہ کو زندہ نہیں کرسکتا۔ پس یہ مدنظر رکھ کر پھر قرآن مجید کا دور کیا۔ جس سے تسلی ہوگئی پس میں پکا اور سچا احمدی ہوگیا .... بو محمد افضل خان صاحب مرحوم جو افریقہ ہی میں تھے۔ بعد میں اخبار البدر کے ایڈیٹر ہوئے (کی) صحبت اٹھانے کا بھی موقعہ ملتا رہا۔ ایسا ہی حافظ حامد علی صاحب مرحوم اور

حافظ محمد اسحاق صاحب اور (-) سے بھی ملاقات ہوتی رہی- اور حضرت اقدس کی کتاب براہین احمدیہ اور اسلامی اصول کی فلاسفی وغیرہ کتابیں پڑھتا رہا- علاوہ ازیں نماز تہجد پابندی سے پڑھتا رہا اور دعائیں کرتا رہا- کہ اللہ تعالیٰ انکشاف کرے- اس اثناء میں کئی مبشر خواب اور آپ کی صداقت کے متعلق اور زیارت حضرت مسیح موعود کی ہوئی- مگر بیعت کے بارے میں یہی سمجھتا رہا کہ اب میں احمدی ہوں- تحریر کی کیا ضرورت ہے- مگر اگست 1900ء میں اخبار الحکم میں مرزا یعقوب بیگ نے اپنے بھائی مرزا ایوب بیگ مرحوم کی وفات کے بعد حالات لکھے' جس سے موثر (متاثر) ہو کر میں نے اسی وقت ایک خط بیعت حضرت اقدس کی خدمت میں لکھا- جس کے جواب میں حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کا منظوری بیعت کا خط آیا-

(رجسٹر روایات نمبر 5 ص 21`22)

حضرت عبدالرؤف بھیروی صاحب

حضرت عبدالرؤف بھیروی صاحب تحریر فرماتے ہیں: کہ بچپن کے زمانہ میں میری عادت تھی (جبکہ اس وقت نوخیز عمر کا تھا) اس وقت ہائی سکول بھیرہ تعلیم پاتا تھا مدرسہ سے جب فراغت ہوتی تو گھر میں آ کر دینی کتابوں کا مطالعہ کرتا تھا- مثلاً احوال الآخرہ- زینت الاسلام و زینت الایمان وغیرہ وغیرہ- ان میں امام مہدی و عیسیٰؑ وغیرہ کی نشانیاں بھی پڑھا کرتا تھا- اس وقت میری عمر پندرہ سولہ سال کی ہو گی- اسی زمانہ میں ایک شخص پیدا ہوا- جو امام الزمان ہونے کا دعویٰ کرتا تھا اس وقت ہمارے بھیرہ میں مہدی کے اشتہار آتے تھے- اور کتابیں بھی آتی تھیں- ان کو میں پڑھتا- اشتہار مسجد لوہاراں بھیرہ میں عشاء کے وقت پڑھ کر سناتا مثلاً ایسے اشتہار جن میں پیشگوئیاں لیکھرام و عبداللہ آتھم وغیرہ کے متعلق ہوتی تھیں- پھر میری عادت بچپن میں دعا کرنے کی تھی- مغرب کی نماز کے بعد ایک پل پر بیٹھ کر دعائیں کرتا- کہ "اے الٰہی اگر مرزا سچا ہے تو مجھے قادیان پہنچا- اگر جھوٹا ہے- تو مجھے اسی جگہ بٹھا" یعنی بھیرہ میں- شروع زمانہ میں حکیم فضل دین صاحب بھیروی مرحوم بھیرہ میں ہوتے تھے- درس قرآن دیتے اور لیکچر بھی دیتے میں بھی درسوں اور لیکچروں میں شامل ہوتا- جب ماہ رمضان میں سورج گرہن اور چاند گرہن 1311ھ میں ہوا ان کو میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا- شیشہ پر سیاہی لگا کر دیکھا- آخر میں نے بھیرہ میں بہت کچھ سنا- اور دیکھا- حتیٰ کہ اس وقت مدرسہ میں بچپن کے زمانہ میں لڑکوں کے ساتھ دینی جھگڑا بھی میرے ساتھ ہوتا اس وقت اور بھی احمدی لڑکے ہوتے تھے- جو مرزا صاحب کو مانتے تھے- ان میں سے ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب جالندھری مدرسہ احمدیہ اور مولوی شیر علی صاحب جو آج کل قادیان میں سکونت پذیر ہیں یہ میرے کلاس فیلو ہیں- خدا کی شان آخر کار دسویں جماعت کا امتحان راولپنڈی ہی دے کر بھیرہ میں آیا- دعائیں باقاعدہ کرتا کہ "اے الٰہی اگر مرزا سچا ہے تو قادیان پہنچا- اگر جھوٹا ہے- تو اسی جگہ بٹھا" اس جگہ سے مراد بھیرہ ہے کچھ دنوں کے بعد مولوی نورالدین صاحب کی طرف سے میرے بھائیوں کے نام خط آیا- کہ عبدالرؤف کو قادیان بھیج دو- اس وقت انٹرنس کا امتحان 1898ء دے کر فارغ بیٹھا تھا-

(رجسٹر روایات نمبر 6 صفحہ 276`277)

حضرت مولوی امام الدین صاحب فیض

حضرت مولوی امام الدین صاحب فیض تحریر فرماتے ہیں: سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونے کی پوری ہدایت رویا صادقہ سے ہوئی جو استخارہ مسنونہ کئی بار کرنے کے بعد مجھے آئی- جب میں پہلی دفعہ بٹالہ والے پیر صاحب کی اجازت لے کر صرف دیکھنے کے واسطے قادیان آیا تو حضرت مسیح موعود سے ملاقات کے وقت پوچھا کہ وحی تو خاصہ انبیاء کا ہے- آپ یہ دعویٰ کیسے کرتے ہیں- فرمایا کہ وحی تو شہد کی مکھی کو بھی ہوتی ہے- اور سید عبدالقادر قدس سرہ اور (حضرت) مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی نے بھی فرمایا ہے- کہ وحی و الہام و مکاشفات الٰہیہ اولیاء اللہ کو بھی ہوتا ہے- میں نے عرض کی کہ میں بحث کرنے نہیں آیا- مجھے تو صوفیائے کرام کی طرح سچی خواب یا الہام یا زیارت سے آپ کی صداقت کا یقین آئے گا اس لئے آیا ہوں- آپ نے فرمایا کہ آپ استخارہ کریں- میں نے کہا- کونسا استخارہ؟ فرمایا میری صداقت اللہ تعالیٰ سے پوچھو- یہ دو باتیں تھیں جن سے مجھے یقین ہوا کہ یہ شخص مکار نہیں ہے- خیر چار ماہ' بعد استخارہ مسنونہ' یہ رویا دیکھا- کہ میں ایک (بیت الذکر) میں آ گیا ہوں جو (بیت) مبارک کی طرح ہے- حضرت صاحب صبح کی نماز پڑھ کر دالان میں نہایت مبارک نورانی صورت سے آ کر بیٹھ گئے- میں نے عرض کی- کہ میں طالب آپ کی صداقت دعویٰ کا ہوں- آپ کی طرف سے یہ بڑی اونچی آواز آئی- جس آونا سی اوہ تاں آ گیا- (جس نے آنا تھا وہ تو آ گیا) یہ آواز میرے دل کے اندر داخل ہو گئی اور یقین کامل ہو گیا- کہ جس نے آنا تھا یعنی مسیح موعود یہی حضرت میرزا صاحب ہی ہیں- اثنائے استخارہ کے میں نے بہت دعائیں عجز و نیاز سے کیں- ایسے بھی اللہ تعالیٰ سے عرض کی- کہ یا اللہ اگر مجھے صاف پتہ نہ لگا تو قیامت کے دن اگر مجھ سے باز پرس ہوئی- تو یہی کہوں گا- کہ میں نے دنیا میں نہایت عجز سے دعا کی تھی کہ یہ سچا ہے تو مجھے بتا دیا جائے- آپ نے کیوں نہ بتایا- پھر میں نے خط و کتابت حضرت مسیح موعود سے شروع کر دی جواب میں اکثر نماز بحضور دل پڑھنے کی تاکید فرماتے اور کوئی اعتراض جو مخالفین کرتے تھے- اس کا جواب مولوی عبدالکریم کی قلم سے ہوتا تھا- یہاں آیا تو میں نے عرض کی- کہ میں نے بیعت تو پہلے حضرت خواجہ شمس الدین سیال شریف مرحوم والے کی چشتیہ (چشتیہ) طریق میں کی ہوئی ہے- اور پھر میرے پیر صحبت ان کے مرید مجاز خلیفہ سید حیدر شاہ صاحب مرحوم اور طریقہ قادریہ میں پیر ظہور الحسین صاحب مرحوم بٹالہ ہیں- کیا اب بیعت کی کوئی ضرورت ہے- آپ نے فرمایا وہ اور بیعت ہے- ضروری یہی بیعت ہے جو آپ کرو گے- اس پر میں نے بیعت حضرت مسیح موعود کے ہاتھ پر کی-

(رجسٹر روایات نمبر 6 صفحہ 25 تا 27)

حضرت چوہدری امیر محمد خان صاحب

آپ نے ایک جوان شخص کو مرتے اور پھر اس پر اس کی بیوی کو نوحہ کناں ہوتے دیکھ کر زندگی کی بے ثباتی کا اندازہ لگاتے ہی نوکری سے مستعفی ہو کر قادیان کا سفر اختیار کیا- آپ اس روح پرور نظارہ کی منظر کشی کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

تھوڑی دور ہی حضرت امام وقت کی زیارت کا اشتیاق کا تصور باندھے چلا تھا کہ ایک نور کا جلوہ آنکھوں میں سما گیا پیدل راستہ پوچھتے پچھاتے دوسرے دن دیار محبوب میں آ پہنچا راستے میں میں نے آپ کی صداقت پرکھنے کے کچھ دلائل سوچے تھے جن میں سے ایک یہ تھا کہ میں پہنچ کر دیکھوں گا کہ جو آپ کی صحبت میں دیرینہ رہنے والے ہیں ان کے اخلاق و عادت پر آپ کا کیا اثر ہے اور وہ آپ کا کیا ادب اور احترام کرتے ہیں- نمبر 2 اور صادقوں کے چہرے پر جوان کی صداقت کے آثار ہوتے ہیں وہ آپ میں کیسے ہیں نمبر 3 جبکہ میرے پیر میں ایک قوت جذب اور ایک رعب اور جلال تھا وہ آپ میں کس حد تک ہے- اور آپ شریعت کے کس حد تک پابند ہیں غرض کہ جب میں آپ کی زیارت سے مشرف ہوا- تو پہلے وقت میں تو ایک معمولی سی کشش حضور کی طرف سے اپنے اندر پائی لیکن دوسرے وقت پھر تو آپ کی طرف سے یکبارگی ایسی کشش پیدا ہوئی جو میری برداشت سے باہر تھی- جس سے میں بے بس ہوا جاتا تھا- آخر اسی بے چینی اور اضطراب میں خدا خدا کرتے (یعنی خدا سے صلاح کرتے ہوئے) اور کہتے کہ

کسی کی شب ہجر روتے کٹے ہے
کسی کی شب وصل سوتے کٹے ہے
ہماری یہ شب کیسی شب ہے الٰہی
کہ روتے کٹے ہے نہ سوتے کٹے ہے؟

رات بسر کی اور صبح ہوتے ہی بیت مبارک میں ڈیرہ آن جمایا- اتنے میں کیا دیکھتا ہوں کہ چند معزز ہندو مہمان جو بہت بارعب اور عہدیدار معلوم ہوتے تھے آپ کی زیارت کے لئے آئے- اور انہوں نے (سیڑھیوں) کے اوپر پہنچ کر ایک رقعہ حضور کی خدمت والا میں اندر بھیجا- وہاں سے ایک خادمہ جواب لے کر آئی کہ حضور ابھی آتے ہیں- اس وقت میرے خیال میں گزرا- کہ یہ لوگ تو بہت بارعب ہیں- اور حضرت صاحب سادہ ہیں- دیکھئے کیا ہوتا ہے- ابھی میرے دل میں یہ خیال گزر رہا ہی تھا کہ اتنے میں اندر سے ایک قوت آئی- جس نے ان زائرین پر ایک سکتے کا عالم طاری کر دیا اور ابھی یہ نظارہ میں دیکھ ہی رہا تھا- کہ یک بیک دروازہ کھل گیا- اور حضرت صاحب تشریف لے آئے- بس پھر کیا تھا مہمان بدستور سکتے میں تھے- اور کچھ بھی بول نہیں سکتے تھے آخر حضرت صاحب نے خود ہی فرمایا- کہ آپ کس تقریب سے تشریف لائے تب انہوں نے نہایت ہی لجاجت سے عرض کیا- کہ حضور ایک برات کے ہمراہ آئے تھے- ہم نے چاہا کہ حضور کے درشن بھی کر لیں- اس کے بعد پھر وہ خاموش کے خاموش کھڑے رہ گئے- اور حضور نے پھر خود ہی فرمایا کہ اچھا آج رات آپ ہمارے ہاں کھانا کھائیں- اس پر انہوں نے عرض کیا- کہ حضور کی مہربانی ہے اتنا کہہ کر پھر وہ خاموش ہو گئے- آخر حضور نے فرمایا کہ اچھا کچھ لکھ رہا ہوں یا کام کر رہا ہوں- فرما کر اندر تشریف لے گئے-

پھر کیا تھا- سوائے اس دعا کے کچھ نہ سوجھتا تھا- کہ اے میرے قادر خدا تو مجھے اتنی مہلت عطا فرما جو میں حضور کی بیعت کر سکوں آخر خدا خدا کرتے جب ظہر کا وقت آیا- تو میں بیعت کے لئے آگے ہوا- حضور نے مجھے بانہہ یعنی کلائی سے پکڑ کر بیعت لینی شروع کر دی اور چند اور صاحب بھی تھے- جنہوں نے میری پیٹھ پر اور حضور صاحب کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا- جب میں بیعت کر رہا تھا- تو مجھے ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ مصفّٰی پانی سے دھویا جا رہا ہوں-

(رجسٹر روایات نمبر 6 صفحہ 115`116)

صرف ترک بدی قابل فخر نہیں

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

صرف بدی کو ترک کرنا کوئی درجہ نہیں رکھتا۔ اس کے بالمقابل نیکی اختیار کرنی چاہئے۔ ایک شخص کا ذکر ہے کہ وہ ایک دوست کے ہاں دعوت کے واسطے گیا۔ اس دوست نے بہت پرتکلف دعوت پکائی اور ہر طرح سے اس کی خاطر کی۔ جب وہ کھانے سے فارغ ہوا تو کہنے لگا کہ آپ نے میرے واسطے بہت تکلیف اٹھائی اور عمدہ کھانا کھلایا۔ مگر میں نے بھی آپ پر ایک بھاری احسان کیا۔ میزبان نے کہا کہ آپ بیان فرمائیں تاکہ اور بھی زیادہ آپ کا مشکور اور ممنون احسان ہو جاؤں۔ تب اس نے کہا کہ جب آپ گھر میں نہ تھے اور میں یہاں اکیلا تھا۔ اگر اس وقت میں آپ کے گھر کو آگ لگا دیتا تو آپ کا کئی ہزار روپے کا مکان اور اسباب سب جل کر راکھ ہو جاتا۔

اس شخص نے ترک بدی پر فخر کیا۔ لیکن اس مثال سے ہر ایک شخص سمجھ سکتا ہے کہ ترک بدی میں کوئی عمدگی اور فخر نہیں ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 4)

مرسلہ: یعقوب امجد صاحب

ثاقب زیروی کا تعارف

عبدالمجید سالک کے قلم سے

چند دن قبل خاکسار نے جناب ثاقب زیروی کا مجموعہ کلام شہاب ثاقب دیکھا تو اس کے آغاز میں دو تحریریں نظر پڑیں- ایک جناب ثاقب کی اور دوسری مولانا عبدالمجید سالک کی جو ثاقب کے استاد تھے اور انہوں نے اس تحریر میں ثاقب کا تعارف کروایا ہے- دونوں تحریریں اس قابل ہیں کہ ایک بار پھر قارئین الفضل کے سامنے پیش کی جائیں-

ثاقب کا سال وصال 1381ھ ہے جو ''شام غم'' کے اعداد سے حاصل ہوتا ہے-

تحدیث نعمت

تحدیث نعمت کے طور پر سب سے پہلے اپنی اس خوش بختی کا ذکر کروں گا' کہ محبی ومخدومی خان نیاز محمد خان صاحب (سی- ایس- پی) کی کریم النفسی کے طفیل مجھے ''شہاب ثاقب'' کو منصۂ شہود پر لانے میں ہرگز کسی قسم کی کوئی دقت' اذیت یا دوڑ دھوپ پیش نہیں آئی- ایک دن کراچی میں اظہار نیاز کے لئے حاضر ہوا تو آپ نے ازراہ ثاقب نوازی اپنی کاوشوں کا ایک حصہ منظر عام پر لانے کی مخلصانہ تلقین فرمائی- میں نے نیازمندانہ آمادگی کا اظہار کیا تو فرمایا- ''آپ کے ذمہ بس اتنا ہی کام ہے کہ بکھرے ہوئے اوراق کو فراہم کر کے بھجوا دیجئے باقی سب کچھ بہ طریق احسن یہاں انجام پا جائے گا'' اور پھر ایک دن پاکستان کوآپریٹو بک سوسائٹی کے دبیر وناظم کی طرف سے مجھے ایک ''معاہدہ نامہ'' وصول ہو گیا جس کا حاصل نیاز و ناز کا یہ مرقع ہے جو اس وقت ''شہاب ثاقب'' کے نام سے آپ کے ہاتھوں میں ہے- اللہ اسے قبول کرے اور اس مرد اولوالعزم سے دین و دنیا کے بڑے بڑے کام لے (آمین) لاریب میری خاموش خودداری کو اگر ان کے وسیع الظرف مزاج کا سہارا نہ ملتا تو شاید یہ مجموعہ ابھی اور چند سال شرمندۂ طباعت نہ ہو پاتا-

لیکن اس خوش بختی کا ذکر کرتے ہوئے یہ دلدوز کسک آخر دم تک بدستور قلب وجگر کو کچوکے دیتی رہی ہے کہ ''شہاب ثاقب'' منظر عام پر آیا بھی تو اس وقت جب اس کے دو والا وشیدا بزرگ اللہ کو پیارے ہو چکے- پہلے- میرے ''بھائی جان'' ابوحمید ظفر (چودھری عبداللہ خان صاحب) جن کی محبانہ تلقین وتحریک ''شہاب ثاقب'' کی کتنی ہی غزلوں اور نظموں کی شان نزول ہے اور دوسرے استاذی المحترم حضرت مولانا

عبدالمجید سالک (مرحوم و مغفور) جنہوں نے شہاب ثاقب کی ترتیب و تدوین کی خبر سنتے ہی پھڑک کر فرمایا- ''اس میں ثاقب کا تعارف میں لکھوں گا-'' اور پھر فریش بستر علالت ہونے کے باوجود ایک مبسوط نوٹ لکھ کر جلد ہی مجھے بھجوا بھی دیا جو شریک اشاعت ہے-

وہ عظیم و برتر خدا ان دونوں پاک روحوں کو اطمینان' سکینت اور کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے- یہ دونوں جب تک اس دنیا میں رہے ان کی دردمندیوں' دلداریوں' محبتوں اور کرم فرمائیوں سے ثاقب کو اس کے حق سے ہمیشہ کچھ زیادہ ہی ملتا رہا- بے شک اگر ''شہاب ثاقب'' میں آہنگ حجاز کا حصہ شامل نہ ہوتا جو اس وجہ تخلیق کائنات کے نام منسوب و معنون ہے جس سے پہلے اور بعد میں بڑا انسان نہ کبھی پیدا ہوا نہ ہو گا تو شہاب ثاقب کے انتساب کے متن میں یقیناً میرے انہی تین نالہ شناس محسنوں کا تذکرہ دکھائی دیتا-

(ناچیز- ثاقب زیروی- 10 اکتوبر 1959ء)

ثاقب کا تعارف

(مولانا عبدالمجید سالک کے قلم سے)

اگرچہ ثاقب کی شاعری اور جریدہ نگاری کا غلغلہ چند ہی سال سے عام ارباب ذوق سلیم کے کانوں تک پہنچا ہے لیکن میں انہیں کوئی بیس سال سے جانتا ہوں جب وہ سرکاری ملازم تھے- اور کبھی کبھی شعر بھی کہہ لیا کرتے تھے جو زیادہ تر مذہبی انداز کے ہوتے تھے- ان کا ذوق سخن میرے دامن میں اور ان کا شوق صحافت ''انقلاب'' کی آغوش میں پروان چڑھا ہے- وہ خلوص ومحبت اور احساس و دردمندی کے پیکر ہیں- چنانچہ آپ کو ان کی یہ خصوصیات ان کی شاعری' ان کی انشاپردازی اور ان کی صحافت میں قدم قدم پر جلوہ گر نظر آئیں گی-

شعر و موسیقی کا چولی دامن کا ساتھ ہے- ثاقب کو ان دونوں سے بہرۂ وافر ملا ہے- ان کے شعر میں ایسا درد و سوز اور ان کے نغمے میں ایسی کھنک موجود ہے کہ جب وہ مشاعروں کی سٹیج پر آتے ہیں تو حاضرین نقش بدیوار ہو جاتے ہیں اور داد و تحسین کے غلغلہ انداز وقفوں کے سوا آخر تک نقش بدیوار ہی رہتے ہیں-

ان کی نظموں اور غزلوں کا پہلا مجموعہ ارباب ذوق سلیم کی خدمت میں پیش ہو رہا ہے- ثاقب ابھی اس کی اشاعت پر آمادہ نہ تھے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ مجموعوں کی اشاعت کہن سال شاعروں کا حق ہے- لیکن احباب اور مداحوں کے تقاضے نے مجبور کر دیا کہ وہ چند منظومات کو جن میں سے اکثر زبان زد عام ہیں اور جن کو بار بار ثاقب ہی کی زبان سے سننے کا اشتیاق بھی عام ہے جمع کر دیں- میرے نزدیک یہ مجموعہ اہل ذوق کے فوری اطمینان کے لئے کافی ہو گا- اور وہ آئندہ مجموعوں کے منتظر رہیں گے اور ''نقاش نقش ثانی بہتر کشد زاول''

ثاقب کی تربیت مذہبی ماحول میں ہوئی ہے- ان کی طبیعت میں شرافت- سعادت- شرم حضوری اور دیانت فکر و عمل کی بنیادیں گہری ہیں- یہی وجہ ہے کہ انہیں نوجوانی اور جوانی کے دونوں زمانوں میں کبھی نفسی بے راہ روی یا فکری آوارگی کا شکار نہیں ہونا پڑا اور وہ ہمیشہ ایک بندھے ٹکے اسلوب زندگی پر کاربند رہے ہیں چنانچہ ان کی شاعری کو دیکھئے فکر میں جدت تو ہے ابتذال نہیں- دین اور حمیت دین تو ہے ملائیت نہیں- عشق تو ہے لیکن فسق کا شائبہ تک نہیں- غریبوں کی مصیبتوں پر آنسو ہیں- موجودہ نظام عدم مساوات کے خلاف طیش ہے لیکن کمیونزم نہیں- یہی اعتدال کا رستہ اور یہی صراط مستقیم ہے اور مجھے ہرگز اندیشہ نہیں کہ اب ثاقب اپنی ادبی زندگی کے کسی موڑ پر بھی اس صراط مستقیم سے گمراہ ہوں گے-

ثاقب کی نعت میں پرانے نعت گویوں کی ''توصیف رخ وگیسوئے محمدؐ'' نہیں نہ نئے مداحوں کا انقلابی لہجہ ہے- بلکہ کچھ ایسا سمویا ہوا انداز ہے جس میں حضورؐ کی تعلیمات کی عظمت کے ساتھ ہی ساتھ حضورؐ کے ساتھ عشق و شیفتگی کی وہ کسک بھی موجود ہے جو ہر مسلمان کے گوشۂ دل کا عزیز ترین سرمایہ ہے مسلمانوں کے قلوب میں عشق رسولؐ کو زندہ رکھنے کا بہترین تبلیغی نسخہ یہی ہے کہ اس قسم کی نعتوں کو رواج دیا جائے میں سمجھتا ہوں کہ ثاقب اس کے اہل ہیں اور ہمیں ان سے مزید اچھی نعتوں کی توقع رکھنی چاہئے-

غزل میں ثاقب شدت اظہار کا قائل نہیں صرف شدت احساس کا قائل ہے- وہ واردات کو دل کی گہرائیوں تک محسوس کرتا ہے لیکن اظہار کے وقت احتیاطاً دائیں بائیں نگاہ ڈال لیتا ہے کہ کوئی ان واردات کو عریاں نہ دیکھ لے- ایک غم ناک تامل' ایک محتاط رکاؤ- ایک شریفانہ عشق ثاقب کی غزل کی خصوصیت ہے اور اس ''لئے دیئے'' کا اثر یہ ہے کہ درد زیادہ عمیق اور سوز زیادہ جلانے والا ہوتا ہے اور شاعر کی ہستی ایک انگارہ بن کر رہ جاتی ہے جس پر اگرچہ راکھ کی دبیز تہ جمی ہوتی ہے لیکن اس کا اندرونہ شعلوں کا سرمایہ دار ہوتا ہے- ثاقب کی نظموں میں معاشرتی مسائل کی طرف اشارے بھی ہیں- محبت کے ان معاملات کا تذکرہ بھی ہے جس کے لئے ''ظرف تنگنائے غزل'' کافی نہ تھا- حب وطن کے نہایت مخلصانہ اور سچے جذبات بھی ہیں- غرض ثاقب کے کلام میں مجھے کوئی ایسا ''عدم تطابق'' یا فقدان اعتدال نظر نہیں آتا جس سے اس کے فکر کی گمراہی کا اندیشہ ہو- اس کا ڈھرا قائم ہو چکا ہے- اب ضرورت ثبات قدم کی ہے اور انشاء اللہ وہ ثابت قدم رہیں گے- لغزشوں کا دور گزر چکا اب راستہ سیدھا اور صاف ہے-

اخبار نویسی فکر و شعر کی دشمن ہے- ثاقب کو غنیمت سمجھنا چاہئے کہ وہ کسی روزانہ اخبار کے مدیر نہیں ہیں ورنہ اب تک ان کی شاعری جاں بحق ہو چکی ہوتی- ہفتہ وار صحافت کی مصروفیات بھی کم نہیں- لیکن تجربہ سے معلوم ہو گیا کہ ثاقب کی شاعری ہفتہ وار صحافت کی چوٹ برداشت کر سکتی ہے- دیکھیں کب تک کر سکتی لیکن مجھے ثاقب کے توازن و اعتدال سے توقع ہے کہ وہ ان دونوں مشغلوں کو بیک وقت باحسن وجوہ نباہ لے جائیں گے-

میں ان چند تعارفی الفاظ کے ساتھ ثاقب کی کتاب کو اہل ذوق کی خدمت میں پیش کرنے کی عزت حاصل کرتا ہوں- عبدالمجید سالک- 11/جون 1959ء)

سردار قبیلہ کے ذریعہ تبلیغ

مدینہ کے لوگوں میں اسلام کا چرچا ہونے لگا تو ایک محلہ کے سردار سعد بن معاذ اور اسید بن حضیرؓ نے ان دونوں داعیان الی اللہ کو نئے دین سے باز رکھنے کا فیصلہ کیا- جس کے بعد اسید بن حضیر مصعبؓ کی مجلس میں نیزہ تھامے داخل ہوئے- اسعد بن زرارہؓ نے یہ دیکھتے ہی مصعبؓ سے سرگوشی کی کہ یہ اپنی قوم کا سردار آتا ہے اسے آج خوب تبلیغ کرنا- مصعبؓ بولے کہ اگر یہ چند لمحے بیٹھ کر بات سننے پر آمادہ ہو جائے تو میں ضرور اس سے بات کروں گا- ادھر اسید بن حضیرؓ سخت کلامی کرتے ہوئے آگے بڑھے اور کہا کہ جان کی امان چاہتے ہو تو آئندہ سے ہمارے کمزوروں کو آکر بے وقوف بنانے کا یہ طریقہ واردات ختم کر دو-

مصعبؓ نے نہایت محبت سے کہا کیا آپ ذرا بیٹھ کر ہماری بات سنیں گے؟ اگر تو آپ کو بات بھلی لگے تو مان لیجئے اور بری لگے تو بے شک اس سے گریز کریں- اسید منصف مزاج آدمی تھے- بولے بات تو تمہاری درست ہے- اور پھر نیزہ وہیں گاڑ کر بیٹھ گئے- مصعبؓ نے انہیں قرآن پڑھ کر سنایا اور ان تک پیغام حق پہنچایا- تو یہ سچی تعلیم سن کر اسید بے اختیار کہہ اٹھے کہ یہ کیسا خوبصورت کلام ہے! اچھا یہ بتاؤ اس دین میں داخل ہونے کیلئے کیا کرنا پڑتا ہے؟ اسعد بن زرارہؓ اور مصعبؓ نے انہیں بتایا کہ نہا دھو کر اور صاف لباس پہن کر حق کی گواہی دو پھر نماز پڑھو- انہوں نے ایسا ہی کیا- پھر اسید خود ہی کہنے لگے کہ میرا ایک اور بھی ساتھی ہے یعنی سعد بن معاذ اگر وہ مسلمان ہو جائے تو اس کی ساری قوم سے ایک شخص بھی اسلام سے پیچھے نہیں رہے گا- اور میں ابھی اسے تمہارے پاس بھیجتا ہوں- اور انہوں نے سعد کو نہایت حکمت کے ساتھ مصعبؓ کے پاس بھیجا- حضرت مصعب بن عمیرؓ نے ان کو بھی نہایت محبت اور شیریں گفتگو سے رام کر لیا انہیں قرآن سنایا اور اسلام کا پیغام پہنچایا- چنانچہ حضرت سعدؓ نے بھی اسلام قبول کر لیا- بلاشبہ یہ دن مدینہ میں اسلام کی فتح کی بنیاد رکھنے والا دن تھا- جس روز ایسے عظیم الشان بااثر سردار نے اسلام قبول کیا جنہوں نے اپنی قوم کو یہ کہہ دیا کہ میرا کلام کرنا تم پر حرام ہے جب تک مسلمان نہ ہو جاؤ- اس طرح عبدالاشہل کا سارا قبیلہ مسلمان ہو گیا- اور یوں مدینہ کے گھرانوں میں اسلام تیزی سے پھیلنے لگا

(سیرۃ ابن ہشام جلد 3 ص 153 . دار المعرفہ بیروت)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 34787 میں بلال محمود ولد ملک محمود احمد قوم ککے زئی پیشہ طالب علمی عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اسلام آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 23-10-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد بلال محمود ولد ملک محمود احمد اسلام آباد گواہ شد نمبر 1 ملک محمود احمد والد موصی گواہ شد نمبر 2 شریف احمد ولد مولوی صالح محمد صاحب مرحوم اسلام آباد

مسل نمبر 34788 میں چوہدری نور محمد فاضل ایڈووکیٹ ولد ڈاکٹر نذیر احمد صاحب مرحوم قوم راجپوت پیشہ وکالت عمر 68 سال بیعت 1939ء ساکن اسلام آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 2-12-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے-1-کار مالیتی -/537000 روپے-2-نقد رقم -/100000 روپے- 3- ترکہ والدہ محترمہ کا 2/6 حصہ مالیتی -/700000 روپے- اس وقت مجھے مبلغ -/6000 روپے ماہوار بصورت وکالت مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا-اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- العبد چوہدری نور محمد فاضل ایڈووکیٹ ولد ڈاکٹر نذیر احمد صاحب مرحوم اسلام آباد گواہ شد نمبر 1 مقصود احمد خان ولد منظور احمد خان اسلام آباد گواہ شد نمبر 2 طاہر محمود احمد ولد رحمت علی اسلام آباد

مسل نمبر 34789 میں عامر محمود ولد ناصر احمد اعوان قوم اعوان پیشہ ملازمت عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اسلام آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 23-11-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی-اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے-اس وقت مجھے مبلغ -/6500 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں-میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے-العبد عامر محمد ولد ناصر احمد اعوان اسلام آباد گواہ شد نمبر 1 حنیف احمد محمود ولد چوہدری نذیر احمد سیالکوٹی مرحوم اسلام آباد گواہ شد نمبر 2 خالد محمود ملک وصیت نمبر 30599

مسل نمبر 34791 میں عبدالقدوس ولد عبدالرؤف قوم میتلا پیشہ معلم وقف جدید عمر 24 سال بیعت 1994ء احمدی ساکن بستی پیر ما نجھن سلطان ضلع مظفر گڑھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 3-12-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی-اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے-اس وقت مجھے مبلغ -/3000 روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں-میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا-اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے-العبد عبدالقدوس ولد عبدالرؤف بستی پیر ما نجھن سلطان ضلع مظفر گڑھ گواہ شد نمبر 1 نعیم الرشید وصیت نمبر 26312 گواہ شد نمبر 2 مبشر احمد عابد وصیت نمبر 25644

مسل نمبر 34792 میں عاطف اقبال ولد چوہدری ولی محمد قوم گل پیشہ طالب علمی عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 93/TDA ضلع لیہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-3-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی-اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے-اس وقت مجھے مبلغ -/2500 روپے ماہوار بصورت سٹیٹ لائف کی پریکٹس سے مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا-اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے-العبد عاطف اقبال ولد چوہدری ولی محمد 93/TDA ضلع لیہ گواہ شد نمبر 1 مظفر احمد منصور ولد چوہدری انور علی 93/TDA ضلع لیہ گواہ شد نمبر 2 عبدالرشید ولد عبدالمجید مرحوم 93/TDA ضلع لیہ

مسل نمبر 34793 میں امیراں بی بی بنت حشمت اللہ مرحوم قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 55 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 93/TDA ضلع لیہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-7-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/3 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے-1- زرعی زمین رقبہ اڑھائی ایکڑ واقع 93/TDA ضلع لیہ مالیتی -/250000 روپے-2- کچا مکان برقبہ 10 مرلے واقع 93/TDA ضلع لیہ مالیتی -/25000 روپے- اس وقت مجھے مبلغ -/5000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے-میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/3 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی- میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے-الامۃ امیراں بی بی بنت حشمت اللہ مرحوم 93/TDA ضلع لیہ گواہ شد نمبر 1 مظفر احمد منصور ولد چوہدری انور علی 93/TDA ضلع لیہ گواہ شد نمبر 2 عبدالرشید ولد عبدالمجید مرحوم 93/TDA ضلع لیہ

مسل نمبر 34794 میں محمد یونس کشمیری ولد محمد ابراہیم قوم جنجوعہ راجپوت پیشہ معلم وقف جدید عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دولیاہ جٹاں ضلع کوٹلی AK بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 4-12-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے-اس وقت مجھے مبلغ -/2712 روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں-میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے-العبد محمد یونس کشمیری ولد محمد ابراہیم دولیاں جٹاں ضلع کوٹلی AK گواہ شد نمبر 1 ناصر اقبال وصیت نمبر 29434 گواہ شد نمبر 2 نعیم احمد ناصر وصیت نمبر 32076

مسل نمبر 34795 میں سیدہ ممتاز ہاشمی بیوہ محمد اسحاق ہاشمی قوم ہاشمی پیشہ خانہ داری عمر 69 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ماڈل کالونی کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 19-4-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- 1- طلائی زیورات وزنی 72 گرام مالیتی -/44640 روپے- 2-بینک میں جمع نقد رقم -/80000 روپے-اس وقت مجھے مبلغ -/600 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی-اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے-الامۃ سیدہ ممتاز ہاشمی بیوہ محمد اسحاق ہاشمی ماڈل کالونی کراچی گواہ شد نمبر 1 ریاض احمد ناصر ولد فضل احمد کراچی گواہ شد نمبر 2 محمد اکبر ولد چوہدری پیر محمد ماڈل کالونی کراچی

مسل نمبر 34796 میں سید مسعود احمد منصور ولد سید محمود احمد شاہ قوم سید پیشہ کارکن صدر انجمن احمدیہ عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن معین الدین پور ضلع گجرات پور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 30-11-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے-اس وقت مجھے مبلغ -/3024 روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا-اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے-العبد سید مسعود احمد منصور ولد سید محمود احمد شاہ معین الدین پور ضلع گجرات گواہ شد نمبر 1 سید طاہر محمود ماجد وصیت نمبر 22896 گواہ شد نمبر 2 ممتاز احمد بھٹی ولد چوہدری نور احمد صاحب مرحوم باب الابواب ربوہ

حکیم منور احمد صاحب عزیز

ایک مفید پھل سیب کا مختصر تعارف

سیب ایک مشہور شیریں خوشبو دار خوش ذائقہ اور بکثرت ملنے والا میوہ ہے۔ جس کے درخت کی اونچائی بیس سے تیس فٹ تک ہو جاتی ہے۔ اس کے درخت پر پھل سے پہلے سفید رنگ کے پھول کھلتے ہیں۔ سیب کی رنگت سبز، سرخ یا زرد ہوتی ہے۔ کچا سیب ترش یا پھیکا ہوتا ہے۔ جو پکنے کے بعد خوش ذائقہ اور شیریں ہو جاتا ہے۔ اکثر اگست کے شروع میں سیب منڈیوں میں آنا شروع ہو جاتا ہے۔ جو جنوری تک باغات سے آتا رہتا ہے۔ سیب ہر موسم میں مل جاتا ہے۔ سیب کی بہت سی اقسام ہیں۔ تاجر لوگ سیب کو سرد خانوں میں جمع کر لیتے ہیں۔ اور پھر سارا سال مرضی کے دام وصول کر کے فروخت کرتے رہتے ہیں۔ ماہرین آج تک اس کی پندرہ سو اقسام اپنے مشاہدہ میں لا چکے ہیں۔ مزاج کے لحاظ سے ترش سیب درجہ اول میں سرد خشک پکا ہوا شیریں درجہ اوّل میں گرم اور دوم میں خشک ہوتا ہے۔

کیمیائی تجزیہ

نمی 85.9 فیصد گوشت بنانے والے اجزاء 0.3 فیصد روغنی اجزاء 0.15 فیصد ارضی اجزاء 0.3 فیصد نشاستہ شکر 13.4 فیصد اس کے علاوہ فاسفورس اور فولاد دیگر تمام پھلوں اور سبزیوں سے زیادہ مقدار میں پائے جاتے ہیں۔ سیب کا چھلکا اتار دینا سیب کے ایک بہت قیمتی جزو کو پھینک دینے کے مترادف ہے۔ سیب کے چھلکے میں وٹامن سی، بڑی مقدار میں پایا جاتا ہے۔ اس لئے سیب کے اکسیری فوائد سے پورا مستفید ہونا چاہئے اس کا چھلکا جدا نہ کیا جائے۔

تاریخ

سیب ایک نہایت صحت افزاء اور طاقت بخش دوا اور پھل ہے۔ سیب کا ذکر قدیم مذہبی کتب اور گیتوں میں پایا جاتا ہے۔ پتھر کے زمانہ کی جو تصویریں دریافت ہوئی ہیں۔ ان میں بھی سیب کی تصویریں موجود ہیں۔ سیب کا ذکر بائبل میں بھی کیا گیا ہے۔ امریکہ میں ماہرین اثمار کا ایک اجلاس ہوا تھا۔ اس میں سیب کو اس کے کثیر الفوائد اور بہترین صحت بخش ہونے کی وجہ سے متفقہ طور پر دنیا کے تمام پھلوں کا بادشاہ قرار دیا گیا۔ اور انگور کو شہزادہ۔ سیب تقریباً تین ہزار سال پہلے سے بویا اور کاشت کیا جاتا ہے۔ قدیم اطباء اس سے خوب واقف تھے۔ چنانچہ اس کی بائیس قسمیں قدیم رومیوں کو معلوم تھیں علاوہ ازیں چوتھی صدی قبل مسیح میں تاؤ فرسطس نے بھی اس کا بیان لکھا ہے۔

افعال و استعمال

سیب مفرح قلب اور دماغ ہے۔ مقوی قلب و گردہ مثانہ، گرمی کو تسکین دیتا ہے۔ چہرہ کے رنگ کو نکھارتا ہے۔ اس میں فولادی اثرات ہونے کی وجہ سے قدرے قبض کرتا ہے۔ بھوک بڑھاتا ہے۔ اس کے اجزاء طب میں بکثرت مستعمل ہیں۔ مختلف اعضاء پر اس کے اثرات حسب ذیل ہیں۔ سیب مقوی دماغ وحواس ہے۔ قدیم ہندو اسے دیوتاؤں کی غذا مانتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ اس میں فاسفورس کا جزو موجود ہونے کی وجہ سے اس کا استعمال دماغ، اعصاب اور ہڈیوں کو طاقت دیتا ہے۔ آنکھ کے درد کے لئے سیب کو پکا کر آنکھ پر باندھنے سے درد دور ہو جاتا ہے۔ سیب مفرح قلب مقوی اعضائے رئیسہ اور روح حیوانی کو لطیف بنا کر اس میں فرحت پیدا کرتا ہے۔ معدہ کے استرخاء کو دور کرتا اور ضعیف معدہ کو قوی کرتا ہے۔ ترش سیب صفراوی مزاج میں فم معدہ کو قوت دیتا ہے اور قے کو دور کرتا ہے غلبہ صفراء اور جوش خون کم کرتا ہے۔ اس کا استعمال مؤلد اور مغلظ مادہ تولید ہے۔ اس کے استعمال سے عمدہ اور بکثرت مادہ پیدا ہوتا ہے۔ گردوں کو سیب صاف کرتا اور مثانہ کو طاقت دیتا ہے۔ امید کے دنوں میں روزانہ ایک سیب صبح خالی پیٹ کھانا اور صبح شام ایک ایک سالم کالی مرچ پانی کے ساتھ کھانے سے جنین کو عمدہ غذا ملتی ہے اور کئی وبائی امراض سے محفوظ رکھتا ہے۔ سیب کے پتوں کو پیس کر پانی سے ضماد کرنا ورم کو دور کرتا ہے۔ سیب سے حکماء کئی مرکبات تیار کرتے ہیں۔ مثلاً جوارش، خمیرہ، حلوا، شربت، عرق اور مربہ۔ اس کے پھولوں سے گلقند بھی تیار کی جاتی ہے۔ جو دل، دماغ، اور باہ کو طاقت دیتی ہے۔ سیب میں چاندی، قلعی اور عقیق کا کشتہ بھی تیار کیا جاتا ہے۔ سیب کو اللہ تعالیٰ نے بڑی خوشبو سے نواز رکھا ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اپنے فضلوں اور نعمتوں سے ہمیشہ نوازتا رہے۔

بے کاری۔ حقیقتاً خودکشی ہے

حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا:

میں بار بار کہہ چکا ہوں۔ کہ بیکار نوجوان کام کریں۔ اگر روزانہ دو چار آنہ بھی وہ کما سکیں تو ان کے مال کی زیادتی۔ اخلاق کی درستی اور ان کے والدین کے بوجھ کی کمی کا موجب ہوگا۔ کاش میری اس نصیحت کی قیمت ہماری جماعت کے ذہنوں میں آ جائے اور ہزاروں نوجوان جو گھروں میں بیٹھے آئندہ کی خوابیں دیکھ رہے ہیں اور حقیقتاً خودکشی کر رہے ہیں۔ اپنی بیوقوفیوں سے باخبر ہو کر اپنے پر اور اپنی جماعت پر بھی رحم کریں اللھم آمین۔

(روزنامہ الفضل 8 مارچ 1935ء)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح

✿ مکرم سید وسیم احمد طاہر صاحب ایسوسی ایٹ انجینئر ابن مکرم سید عزیز احمد شاہ صاحب دارالعلوم وسطی ربوہ کا نکاح مورخہ 12۔ اپریل 2003ء بروز ہفتہ بعد نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ناظر دعوت الی اللہ نے مبلغ ایک لاکھ روپے حق مہر پر محترمہ راشدہ صاحبہ بنت مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب گو لیکی صدر محلہ دارالرحمت غربی کے ہمراہ پڑھا۔ مکرم سید وسیم احمد طاہر صاحب مکرم سید عنایت علی شاہ صاحب زیروی کے پوتے اور مکرم قریشی محمد حنیف قمر علوی "سائیکل سیاح" کے نواسے ہیں۔ اسی طرح محترمہ راشدہ صاحبہ مکرم چوہدری احمد دین صاحب آف گو لیکی کی پوتی ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

✿ مکرم ناصر الدین سامی صاحب چنیوٹ سے تحریر کرتے ہیں:۔ کہ میرے بڑے بھائی جان سردار عبدالقادر صاحب ابن سردار مصباح الدین صاحب 75 سال کی عمر میں مورخہ 10۔ اپریل 2003ء کو جرمنی میں وفات پا گئے۔ قبل ازیں ان کی اہلیہ محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ بنت ڈاکٹر سراج الدین صاحب مرحوم (اول صدر دارالنصر شرقی) مورخہ 20 مارچ 2003ء کو جرمنی میں وفات پا گئی تھیں۔ دونوں کی نماز جنازہ جرمنی میں محترم حیدر علی ظفر صاحب مربی انچارج جرمنی نے پڑھائی اور تدفین کے بعد دعا کروائی۔ خدا کے فضل سے دونوں مرحومین موصی اور مخلص احمدی تھے۔ مرحوم لمبے عرصہ تک صدر جماعت چنیوٹ کی خدمات سرانجام دیتے رہے اور سیکرٹری مال کے عہدہ پر بھی فائز رہے۔ مرحومہ صدر لجنہ چنیوٹ کے عہدہ پر خدمات بجالاتی رہی۔ اسی طرح جرمنی میں بھی مختلف عہدوں پر خدمات کی توفیق پائی۔ احباب جماعت سے گزارش ہے کہ دونوں مرحومین کی بلندی درجات کیلئے دعا کریں۔

درخواست دعا

✿ مکرم سعید احمد وفا صاحب کارکن دفتر الفضل لکھتے ہیں کہ خاکسار کی خوشدامن مکرمہ ذکیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ملک مبارک احمد صاحب مرحوم سابق پروفیسر جامعہ احمدیہ صاحب فراش ہیں زیر علاج ہیں۔ مولا کریم صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے۔

✿ مکرم ملک سعید احمد صاحب رشید مربی سلسلہ کی بیٹی مکرمہ نبیلہ سعید صاحبہ (طالبہ بی اے) گزشتہ دو ماہ سے علیل ہیں۔ اب PIMS میں زیر علاج ہے۔ کامل شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

✿ مکرم چوہدری معراج الحق صاحب سائٹ انجینئر توسیع جامعہ احمدیہ ربوہ کے دل کا کامیاب بائی پاس لاہور میں مورخہ 12۔ اپریل کو ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

اعلان داخلہ

✿ دی انسٹیٹیوٹ آف چارٹرڈ اکاؤنٹنٹس آف پاکستان (ICAP) نے پری انٹری پروفیشنس ٹیسٹ (PPT) کے آئندہ پروگرام کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ ٹیسٹ 6 جون کو ہوگا۔ داخلہ فارم 17 مئی تک وصول کئے جائیں گے۔ مزید معلومات کیلئے جنگ 13۔ اپریل 2003ء ملاحظہ کریں۔

(نظارت تعلیم)

فل سیٹ۔ فکس دانت برج کراؤن۔ پورسلین ورک کیلئے
جنود ڈینٹل لیبارٹری
بلاک 12۔ سرگودھا فون: 713878
موبائل= 0320-5741490

WABENG
وقار اینڈ برادرز انجینئرنگ ورکس
معیار اپنایئے وقت بچایئے
سپیشلسٹ: کاربائیڈ ڈائیز، کاربائیڈ پارٹس اینڈ ٹولز
مینوفیکچرر، انجینئرنگ فیلڈ نیز جیولری ٹولز اور پارٹس تیار کرنے والے
دکان نمبر 4، شاہین مارکیٹ، مدنی روڈ، نیو مصطفیٰ آباد، لاہور فون: 0300- 9428050

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

جمعہ	18-اپریل	زوال آفتاب	12-08
جمعہ	18-اپریل	غروب آفتاب	6-42
ہفتہ	19-اپریل	طلوع فجر	4-06
ہفتہ	19-اپریل	طلوع آفتاب	5-33

وزیراعظم نے گندم کی کٹائی کا افتتاح کیا

وزیراعظم میر ظفر اللہ خان جمالی نے وفاقی وزیر دفاع راؤ سکندر اقبال کے فارم مظہر آباد تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں گندم کی کٹائی کا افتتاح کیا۔ امسال امید ہے کہ پاکستان 15 لاکھ ٹن سے زائد گندم برآمد کریگا۔ اعلیٰ پیداوار کی توقع ہے۔

پاکستان ایٹمی طاقت ہے اور رہیگا

وزیراعظم نے اوکاڑہ میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان دنیا کا واحد اسلامی ایٹمی پاور ہے اور رہے گا۔ پڑوسی ملک کسی بھول میں نہ رہے میلی آنکھ سے دیکھنے والوں کے عزائم خاک میں ملادیں گے۔ انہوں نے کہا کہ اگر پی پی پیٹریاٹ والے ساتھ نہ دیتے تو میں آج وزیر اعظم نہ ہوتا۔ انہوں نے جمہوری جذبہ دکھایا ہے۔

عراق کے خلاف اقوام متحدہ پابندیاں اٹھالے

امریکی صدر بش نے اس بات پر زور دیا کہ اب جبکہ صدام حسین کا اقتدار ختم ہو چکا اب اقوام متحدہ عراقی عوام کے لئے پابندیاں اٹھالے تا کہ معمول کی تجارت شروع کی جاسکے۔ امریکی ترجمان نے کہا اس سلسلہ میں امریکی انتظامیہ جلد ہی ایک قرارداد اقوام متحدہ میں پیش کرے گی۔

123 امریکی فوجی ہلاک ہو چکے ہیں

عراق جنگ میں امریکہ کے 123 فوجی ہلاک ہو چکے ہیں۔ پینٹاگون کے مطابق ان میں 105 مخالف فوج یا دوستانہ فائرنگ میں مارے گئے جبکہ 18 فوجی مختلف حادثات میں ہلاک ہوئے ہیں۔ 495 فوجی جنگ میں زخمی ہوئے اور 58 مختلف حادثات میں زخمی ہوئے چار فوجی لاپتہ ہیں۔

حامد کرزئی اگلے ہفتے پاکستان آئیں گے

افغان صدر حامد کرزئی 22۔اپریل کو پاکستان کے ایک روزہ دورے پر آ رہے ہیں۔ گزشتہ ماہ ان کا دورہ منسوخ ہو گیا تھا۔ ان کے ساتھ 20 رکنی وفد بھی ہوگا۔ وزیر اعظم اور صدر سے دوطرفہ تعلقات پر گفتگو کریں گے۔

آرمیٹج اور کرسٹینا روکا کا دورہ

امریکی ڈپٹی وزیر خارجہ رچرڈ آرمیٹج اور کرسٹینا روکا اگلے ماہ پاکستان کا دورہ کریں گے اور وہ بعد میں بھارت بھی جائیں گے۔ پاک بھارت کشیدگی کا مسئلہ زیر بحث رہے گی۔

فرانس عراق کی مدد کریگا

فرانس انسانی ہمدردی کی بنیاد پر عراقی عوام کی مدد کیلئے منصوبہ بندی تیار کر رہا ہے۔ یہ بات فرانسیسی وزیر خارجہ نے اقوام متحدہ کے اہلکاروں کے ساتھ گفتگو کرتے ہوئے بتائی۔ فرانس اقوام متحدہ کے ادارہ خوراک یونیسف اور دوسرے اداروں سے تعاون کریگا۔

ایل ایف او پر ہائی کورٹ کے فیصلے کو چیلنج کر دیا گیا

لیگل فریم ورک آرڈر (LFO) پر ہائی کورٹ کے فیصلے کو پاکستان لاءفورم نے سپریم کورٹ میں چیلنج کر دیا ہے۔

کرکٹ کی خبریں

بھارت نے بنگلہ دیش کو ہرا کر سہ ملکی ٹورنامنٹ کے فائنل کیلئے کوالیفائی کر لیا۔

☆ زمبابوے کا دورہ انگلینڈ کنفرم ہو گیا ہے۔ جہاں وہ دو ٹیسٹ اور ونڈے سیریز کھیلے گا۔ وکٹ کیپر تیبو کو وائس کیپٹن بنایا گیا ہے۔

☆ نیوزی لینڈ کی کرکٹ ٹیم سری لنکا کے دورہ پر کولمبو پہنچ گئی ہے۔ جہاں وہ دو ٹیسٹ میچوں کے علاوہ پاکستان سمیت سہ ملکی کرکٹ ٹورنامنٹ میں حصہ لے گی۔

☆ زمبابوے کی ٹیم اس سال کے آخر میں آسٹریلیا کے دورہ پر جائے گی اور پہلی بار آسٹریلیا کے خلاف ان کے وطن میں کرکٹ سیریز کھیلے گا۔

شام کی طرف سے سلامتی کونسل میں قرارداد

شامی وزیر خارجہ نے آسٹریلین ٹیلی ویژن کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ ان کا ملک مشرق وسطی بشمول اسرائیل کو ممنوع ہتھیاروں سے پاک قرار دینے کی قرارداد جلد سلامتی کونسل میں پیش کر رہا ہے۔ اس سلسلہ میں اقوام متحدہ عرب گروپ کی حمایت حاصل ہو چکی ہے کہ مشرق وسطی کو ممنوعہ ہتھیاروں سے پاک قرار دیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ شام تمام مہلک ہتھیاروں کے متعلق جن میں جوہری، کیمیائی اور حیاتیاتی ہتھیار شامل ہیں اقوام متحدہ کی زیرنگرانی معاہدہ کرنے کو تیار ہے انہوں نے اس بات کی تردید کی کہ شام نے عراقی مفروروں کو پناہ دی ہے یا عراق کے ممنوعہ ہتھیاروں کو چھپا رکھا ہے۔

عالمی برادری کا ردعمل

شام کے خلاف امریکی الزامات پر عالمی برادری نے شدید ردعمل کا اظہار کیا ہے۔ جس سے امریکہ کو تنہائی کا سامنا ہے۔ ایران نے امریکہ کو خبردار کیا ہے اگر اس نے شام پر حملہ کیا تو وہ غیر جانبدار نہیں رہے گا۔ اور ہر ممکن طریقے سے شام کی مدد کرے گا۔ برطانیہ نے بھی شام کے خلاف جنگ کو ناقابل برداشت قرار دیا ہے۔ برطانیہ کی وزیر برائے بین الاقوامی امور کلیئر شارٹ نے کہا کہ شام پر حملہ کے نتیجہ میں امریکہ کے خلاف عالمی نفرت بڑھے گی۔ قطر نے کہا ہے کہ شام کی علاقائی سالمیت پر کسی قسم کی زد کو مسترد کرتے ہیں۔ خلیج تعاون کونسل نے بھی شام پر الزامات مسترد کر دیئے ہیں۔

فلسطینی ہائی جیکر ابو عباس گرفتار

اٹھارہ سال سے امریکی اور اطالوی حکومتوں کو درکار فلسطینی ہائی جیکر ابو عباس کو بغداد میں گرفتار کر لیا گیا ہے۔ ابو عباس نے 1985ء میں اطالوی تفریحی جہاز کو اسرائیل سے مصر کے سفر کے دوران ہائی جیک کرنے والے گروہ کی قیادت کی تھی۔ اس نے جہاز کے ایک امریکی مسافر کو ہلاک کر کے سمندر میں پھینک دیا تھا۔ حکام نے ابو عباس کے کچھ ساتھیوں کو بھی گرفتار کر لیا ہے۔

موصل میں فائرنگ سے 7 جاں بحق

بغداد کربلا اور نجف میں امریکہ کے خلاف پھر مظاہرے ہوئے۔ موصل میں بنک لوٹنے والوں کی گرفتاری پر جمع ہونے والے شہریوں پر قابض امریکی فوج نے گولی چلا دی جس سے 7۔افراد جاں بحق ہو گئے۔ مختلف عراقی شہروں میں مشترکہ گشت بھی لوٹ مار نہ روک سکا۔ کربلا میں مقامات مقدسہ کو پہنچنے والے نقصانات پر امریکی فوج کے خلاف مظاہرہ ہوا۔ بغداد میں عبوری بلدیاتی سربراہ کی تقرری پر شہریوں نے احتجاج کیا۔ تکریت میں امریکی فوج نے بڑا آپریشن کیا۔ خفیہ مقامات کی تلاشی لی۔ شہریوں سے پوچھ گچھ اور گرفتاریاں کی گئیں۔ امریکیوں کی طرف سے اسلحہ برآمد کرنے کا دعویٰ کیا گیا۔

پراسرار اور مہلک نمونیہ سے ہلاکتیں

سنگاپور میں مہلک نمونیہ کا شکار مزید 2۔افراد ہلاک ہو گئے۔ یہاں وبائی نمونیہ سے ہلاک ہونے والوں کی تعداد 12 ہوگئی ہے۔ جبکہ دنیا بھر میں مرنے والوں کی تعداد 154 ہے ہسپتالوں میں 32 سو افراد زیر علاج ہیں۔ چین میں گزشتہ 16 نئے مریضوں کی شناخت کے بعد متاثر افراد کی تعداد 1445 تک پہنچ گئی۔ جبکہ 65 لقمہ اجل بن چکے ہیں۔ امریکہ میں متاثر افراد کی تعداد 193 ہوگئی ہے۔

اردن کی ملکہ کی اپیل

اردن کی ملکہ رانیہ نے امریکی صدر بش اور برطانوی وزیراعظم ٹونی بلیئر سے اپیل کی ہے کہ عراق میں امن وامان کو یقینی بنائیں کیونکہ غیر محفوظ ماحول میں امدادی تنظیمیں بھی کام نہیں کرسکتیں اور زخمیوں کو بیرون ملک علاج کی سہولت کا انتظام کیا جائے۔

کالا جادو کرنے والے پر پتھراؤ

میکسیکو میں ایک مشتعل ہجوم نے کالا جادو کرنے والے ایک شخص کو پتھر مار مار کر ہلاک کر دیا۔

بازیافتہ گھڑی

✿ کسی دوست نے ایک عدد رسٹ واچ دفتر صدر عمومی میں جمع کروائی ہے۔ جن صاحب کی ہو نشانی بتا کر حاصل کرلے۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

شربت صدر
نزلہ زکام اور کھانسی کیلئے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH: 04524-212434, FAX: 213966

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
پروپرائٹر: غلام مرتضیٰ محمود ☎ دکان 213649 رہائش 211649

پلاٹ برائے فروخت
خاکسار کا ملکیتی ایک پلاٹ واقع دارالشکر ربوہ رقبہ تقریباً 1 کنال 13 مرلے۔ کارنر پلاٹ مناسب قیمت میں قابل فروخت ہے۔ خواہش منداحباب درج ذیل سے رابطہ کریں
محمد الیاس مقیم انگلستان
موبائل: 0044-7039014728
ٹیلی فون رہائش: 0044-82408682

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیاحتی بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
اصفہان، قم، کاشان، بخارا، مکمل ڈیزائن، کوشن، افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکر گڑھ
12۔ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل ☎
042-6306163-6368130 Fax042-6368134
E-mail:muaazkhan786@hotmail.com

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29